

باب 5:

جینی جاگتی کٹھ پتلیاں

کچھ لوگ نشے کے مرض کو ذیابیطس اور دل کی بیماری سے تشبیہ دینے پر اعتراض کرتے ہیں۔ ان کے خیال میں نشے کا مریض جان بوجھ کر مرض کو گلے لگاتا ہے جبکہ دوسری بیماریوں کے مریض اپنی مرضی سے ان امراض میں مبتلا نہیں ہوتے۔ قابل غور بات یہ ہے کہ لاکھوں افراد شراب یا دیگر نشیات کا استعمال شروع کرتے ہیں لیکن ایسے تمام لوگ نشے کے مریض نہیں بنتے۔ نشے سے نپٹنے کے جسمانی نظام میں خرابی نشے کا مرض پیدا کرتی ہے۔ نشے کی ابتدا سب سے ایک جیسی ہوتی ہے لیکن انجام مختلف ہوتا ہے۔ نشے شروع کرنے کی سب سے عام وجہ یہ ہے کہ کہیں کوئی نشے کی دعوت دیتا ہے۔ یہ دعوت قبول کرنے والوں میں سے 10% آگے چل کر نشے کے مریض بنتے ہیں، نشہ انسان اپنی مرضی سے کرتا ہے لیکن نشے کی بیماری مرضی کے بغیر آتی ہے۔ پھر بڑا فساد ہوتا ہے، نشہ کرے تو مصیبت، نشہ نہ کریں تو مصیبت، یہ ہے نشے کی بیماری۔

"سچی محبت" کا پہلا عقیدہ یہ ہے کہ

نشے کی جڑیں معاشرے میں ہوتی ہیں اور وہیں سے اسے نشوونما ملتی ہے!

نوجوان نشے کی علت میں طوفان بدتمیزی برپا کرتے ہیں اور پھر اپنے مظلوم ہونے کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں کہ ان کے ساتھ ہر کوئی زیادتی کرتا ہے۔ اُن سے چلا نہیں جاتا لیکن وہ اپنے آپ کو ایک کیڈٹ کی طرح چاک و چوبند سمجھتے ہیں، ان سے بات نہیں ہوتی لیکن وہ اپنے آپ کو کسی اناؤنسر سے کم نہیں سمجھتے، ان کے کپڑوں میں چھیدا اور سلوٹس ہوتی ہیں اور وہ اسے لباس فاخرہ سمجھتے ہیں، حد تو یہ ہے کہ قبرستان یا گندے نالے کی گیلی زمین پر صاحب فراش نشے کے مریضوں کو مدد کی پیشکش کی جائے تو وہ اسے دخل اندازی سمجھتے ہیں۔ ان کے خود شکستہ رویوں کی وجوہات گھریلو ماحول میں تلاش کرنا بے سود ہے۔ والدین کو مورد الزام ٹھہرانا آسان ہے لیکن نامناسب ہے۔ ماہرین نفسیات کو بھی جب خود اپنے بچوں کے نامناسب رویوں کا سامنا ہوتا ہے تو سارے

ہند دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کچھ لوگ کہیں کہ میں ہم والدین کو اپنی اولاد سے ناروا سلوک پر اکسارہے ہیں، سچی بات تو یہ ہے کہ ہم ان کی بے قیمت محبت کو انمول بنانے کا درس دے رہے ہیں۔ جب آپ معقول رویے اختیار کر کے اپنے ان بیمار بچوں کو راستہ دکھائیں گے تو یہ "سچی محبت" کا مظاہرہ ہوگا۔ جو بچے تباہی کی طرف رواں دواں ہوں انہیں روکنا ممکن ہے مثبت نتائج اس طرح ممکن نہیں کہ آپ بحران کے ڈر سے آج ان "غصیلے بیماروں" کے سامنے ہتھیار ڈال دیں۔ لیکن پہلے آپ کو غم و غصے سے نکلنا ہوگا۔ اگر آج ایسا نہیں کریں گے تو کل کیا ہوگا؟ کیا آپ اس بحران سے بچ جائیں گے جو آپ کی چشم پوشی کے نتیجے میں روز بروز خطرناک شکل اختیار کر رہا ہے؟ فرار کی بجائے مناسب ہوگا آپ آج ہی اولاد کو سدھارنے کیلئے چھوٹے چھوٹے بحرانوں کا سامنا کرنے کیلئے تیار ہو جائیں۔ جب آپ ایک سٹینڈرڈ پڑھتے جاتے ہیں تو نوجوان بحران پیدا کرتے ہیں، جب آپ بحران سمیٹتے ہیں تو ان میں مثبت تبدیلی آتی ہے۔

ایک بہت عام غلط عقیدہ یہ ہے کہ گھر میں ہر قیمت پر امن قائم رہنا چاہئے اور اس کوشش میں وہ عموماً چھوٹی بڑی کوتاہیوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ مریض نشے میں ہر حرکت کو جائز سمجھتا ہے اور کوئی ذمہ داری نہیں اٹھاتا ہے۔ ہر وقت بدتمیزی کے لیے تیار رہتا ہے۔ اہل خانہ اس خوف میں مبتلا رہتے ہیں کہ ان کے کسی موضوع پر بات کرنے سے کوئی فساد برپا نہ ہو جائے یا بات کرنے سے بچے کی جھک بالکل ہی ختم نہ ہو جائے۔ والدین کا جاننا بہت ضروری ہے کہ امن کی خاطر بچوں کو بردہ نہیں کرنا چاہئے۔

بعض اوقات خاموشی میں اندر ہی اندر بہت سے مسائل پلنے لگتے ہیں آپ کو اپنے بچوں کے کردار میں کوئی برائی نظر آتی ہے تو پورے احترام سے اپنے بچوں سے اس موضوع پر بات کریں۔ اپنے ہی بچوں کا احترام کرنے پر آپ کو یا آپ کی اولاد کو کوئی نقصان پہنچنے کا اندیشہ نہیں ہے۔ آپ کو اپنے ان بچوں کا بھی احترام کرنے کی ضرورت ہے جو نشے کے ساتھ ساتھ، بدتمیزی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور ہمہ وقت فساد برپا کئے رکھتے ہیں۔

ہمارا زندگی گزارنے کا انداز ہمیشہ معاشرتی رسم و رواج کے تابع ہوتا ہے۔ جو کچھ ہمارے ارد گرد ہوتا ہے اور معاشرے میں ہم جو کچھ دیکھتے ہیں کھ پتلیوں کی طرح اس پر عمل پیرا ہو جاتے ہیں۔ ہمیشہ سے لوگ اپنا غصہ دوسروں پر نکالتے آئے ہیں، وقت کے ساتھ ساتھ انداز بدلتے آئے ہیں۔ کبھی والدین اولاد کو ڈانٹتے تھے تو اولاد روٹھ جایا کرتی تھی، ایسے میں چپکے چپکے رونا، کھانا پینا چھوڑ دینا اور خاموش احتجاج عام تھا، اب ترکی بے ترکی جواب دینا، پاؤں پٹختا، املاک کو نقصان

پہنچانا، گھر چھوڑ کر چلے جانا، زور زبردستی اور ہاتھ پائی کرنا نوجوانوں کا وطیرہ ہے اور اگر نوجوان نشئی بھی ہوں تو سمجھ لیں کہ والدین کا خدا ہی حافظ ہے۔ ہر زمانے کے اپنے مسائل ہوتے ہیں اور ہر زمانے کے اپنے حل ہوتے ہیں!

نوجوانوں کے نشے کیلئے آپ خود و جوہات تلاش کرتے ہیں: جواز۔ یہ کوششیں بھی انہیں بری الذمہ قرار دینے والی بات ہے۔ جب آپ انہیں اپنے غیر اخلاقی رویوں کا ذمہ دار نہیں ٹھہراتے تو وہ اپنے ان رویوں کو جائز سمجھنے لگتے ہیں۔ نشے کی بیماری میں نشہ کرنے کیلئے جواز ضروری نہیں ہوتا، نشے کے تسلسل کو بیماری خود بخود بناتی ہے!

نشہ کرتے رہیں تو یہ بیماری بڑھتی رہتی ہے۔ اطمینان کی بات یہ ہے کہ نشے سے مکمل پرہیز کے ذریعے مریض اس بیماری پر قابو پاسکتا ہے۔ اگر آپ کسی کے نشہ کرنے کی وجوہات تلاش کر کے اُلٹا اسے جواز مہیا کر دیں اور وجوہات بھی دور نہ کر سکیں تو وہ نشہ کیسے چھوڑے گا؟ اور اگر آپ وہ وجوہات دور بھی کر دیں تو بھی وہ نشہ کیسے چھوڑے؟ نشے پر انحصار ایک جسمانی، نفسیاتی اور معاشرتی بیماری ہے۔ ایک دفعہ پھنس جانے کے بعد معقول مدد اور جامع علاج کے بغیر نشے سے بحالی ممکن نہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ انجانے میں ایسے اقدام نہ کریں جن سے اسے نشہ جاری رکھنے میں مدد ملے۔ اسے نشہ کرنے کے کچھ نتائج بھگتنے دیں۔ بحرانوں میں پھنس جانے کے بعد وہ خود مدد کا طلب گار ہو تو بھڑاس نکالنے نہ بیٹھ جائیں بلکہ موقع غنیمت جانیں اور نشے سے نجات میں فوری مدد مہیا کریں۔ اگر از خود وہ احساس نہیں کر رہا اور نشہ کی گرفت اس پر مضبوط تر ہو رہی ہے تو پھر آپ مریض کی زندگی میں مداخلت کریں۔ مداخلت سے پہلے آپ کو کچھ ٹریٹنگ کی ضرورت ہوگی۔ کونسلر کی مدد سے آپ مریض کو علاج قبول کرنے پر آمادہ کر سکتے ہیں۔

مندرجہ ذیل بیانات نوجوانوں کو نشے کا جواز مہیا کرتے ہیں:

- ”سلیم ہمیشہ سے ضدی رہا ہے، اس کی مرضی کے خلاف اس کی شادی کر کے ہم نے اُسے نشے پر مجبور کیا ہے!“
- ”محمود کو ہمیشہ اپنے باپ سے پیار کی جگہ لعنت پھٹکا رہی ہے، وہ نشہ نہ کرے تو اور کیا کرے؟“
- ”اگر شیم کے والدین آپس میں لڑائی جھگڑا کرنے کے بجائے اسے توجہ دیتے تو وہ کبھی نشے کی بیماری میں نہ پھنستی!“
- ”اگر عبدالواحد کی بیوی اپنا رویہ ٹھیک کر لے گی تو وہ نشہ چھوڑ دے گا!“

- ”اگر نیب والے احسن کے والد کو خوار نہ کرتے تو وہ دل کے دورے سے نہ مرتا، پھر احسن کو شراب کے نشے میں ڈوبے رہنے کی کوئی ضرورت نہ ہوتی!“
- ”جاوید کے ساتھ امریکہ بھیجنے کا وعدہ پورا ہو جاتا تو وہ کبھی نشہ نہ کرتا!“
- ”اگر اسے کوئی کاروبار نہیں کرائیں گے تو وہ نشہ کرتا رہے گا!“
- ”باپ کا سایہ سر پر ہوتا تو اسلم نشہ کیوں کرتا؟“
- ”اگر ہمارے معاشرے میں کھیلوں کے میدان ہوتے بے روزگاری نہ ہوتی تو لوگ کبھی نشہ نہ کرتے!“

● ”اگر آصف کو بچپن میں ہی ہاسٹل میں نہ بھیجا جاتا تو وہ کبھی نشے میں نہ پڑتا!“

غور کریں تو پتا چلے گا کہ کوئی بھی جواز نشہ کرنے کیلئے کافی نہیں ہوتا، کوئی جواز مہیا کر کے آپ نشہ جاری رکھنے میں حصے دار بن جاتے ہیں۔ اپنی اولاد پر آپ جس طرح کا لیبل لگا دیں وہ اسی طرح کے رویے آپ کے سامنے پیش کر دیتی ہے۔ ہمارے بچوں کے رویے معاشرے میں نشوونما پاتے ہیں۔ جو بچہ جس ”دکان“ پر جائے گا اسی سے ”سودا“ لائے گا اور دوکان کا فیصلہ وہ آپ سے پوچھ کر نہیں کرتا..... ”سودے“ کا فیصلہ دوکاندار اس سے پوچھ کر نہیں کرتا۔ اسی طرح بہت سے رویے آپ کے بچوں کو بن چاہے ہی فلموں، ڈراموں، افسانوں اور اخبارات سے مل جاتے ہیں، جس انداز سے واقعات کی رپورٹنگ کی جاتی ہے نوجوانوں اسی سے ملتے جلتے رویے پیش کر دیتا ہے۔

لوگ والدین کو بتانے لگتے ہیں کہ نشے کی کچھ وجوہات ہوتی ہیں جسے احساس محرومی، ماں باپ کی غلط تربیت، گھریلو جھگڑے، تیبی، غریبی، بے روزگاری، کھیل کے میدانوں میں کمی، پست معیار زندگی وغیرہ وغیرہ۔ اب یہ نوجوانوں پر منحصر ہے کہ انہیں اپنے نشے کیلئے کون سا جواز زیادہ موزوں نظر آتا ہے!

اگر آپ نشے کے استعمال کیلئے خود ہی ایک ”فریم“ بنادیں گے تو وہ نشی بچہ اپنی تصویر اس میں سجالے گا۔ نشے کی بیماری سے ناواقف پرانے خیالات کے ماہرین نفسیات اس بات پر زور دیتے رہتے ہیں کہ اولاد کی جارحیت کا جواب پسائی سے دیں اور ان کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کریں تو یہ مسئلے حل ہو جائیں گے۔ یہ سادہ لوح ماہرین نہیں جانتے کہ پلوں کے نیچے سے کتنا پانی گزر چکا ہے؟ اگر آپ ان کی یہ نصیحتیں پلے باندھ لیں تو جلد ہی آپ کا کام تمام ہو جائے گا۔ جب لوگ کسی نشی نوجوان کو والدین پر ستم ڈھاتے ہوئے دیکھتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ

والدین کی غلط تربیت کا شکار ہوا ہے، ایسے فتوے دیتے ہوئے انہیں ذرا خیال نہیں آتا کہ والدین پر کیا گزرے گی؟ کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ نشے کی جڑیں معاشرے میں ہوتی ہیں اور وہیں سے اسے نشوونما ملتی ہے۔

ہمیشہ ہی نشہ کرنے والوں کیلئے وجوہات دوسرے لوگ تلاش کرتے ہیں، نشہ کرنے کیلئے کوئی نفسیاتی وجہ لازمی نہیں، دیکھنے میں آیا ہے کہ پریشان حال، نارمل، خوش باش اور ہر قسم کے لوگ نشہ کرتے ہیں۔ نشے کا آغاز عام طور پر تفریحاً کیا جاتا ہے اور سب سے پہلے دوست احباب نشے کی دعوت دیتے ہیں۔

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ڈاکٹر کوئی دوا کسی علاج کیلئے تجویز کرتے ہیں اور مریض اسے سرور کیلئے جاری رکھتے ہیں اور اپنی ”معصومیت“ میں سمجھتے ہیں کہ ڈاکٹر کی تجویز کردہ دوا سے نقصان کیسا؟ لیکن آہستہ آہستہ پھر یہ گلے کا پھندہ بن جاتی ہیں۔ بے سکونی، نشے کا ماحول اور اس کی آسان دستیابی اس کی راہ ہموار کرتے ہیں۔ لوگ نشے کا استعمال پھولوں کی طرح خوشی اور غمی دونوں موقعوں پر کرتے ہیں۔ نشہ کرنے والے میں سے 10% اس میں پھنس کر رہ جاتے ہیں۔ بلوغت سے پہلے نشے کی بیماری کے امکانات 20% ہوتے ہیں کہتے ہیں، کوئی شخص یا تو نشے کا شغل کرنے والا ہوتا ہے یا پھر نشے کا مریض۔ شغل کرنے والوں کو نشے کی مقدار بڑھانے کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی، ایسے لوگوں کی نشانی یہ ہوتی ہے کہ ان کی زندگی پر نشے کے کوئی خاص برے اثرات نہیں ہوتے، جبکہ نشے کے مریضوں کی زندگی عبرت کا نمونہ ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ چرس جسے منشیات کی کمزور بہن سمجھا جاتا ہے کچھ لوگوں کیلئے بہت بڑے خطرے کا سبب بن جاتی ہے حتیٰ کہ انہیں پاگل پن تک لے جاتی ہے۔ چرس کا دیا ہوا یہ پاگل پن کسی دوا سے ٹھیک نہیں ہوتا، صرف چرس چھوڑنے سے ٹھیک ہوتا ہے، دوسری طرف چرس پینے والوں کی اکثریت ساری عمر اس شغل میں گزار دیتی ہے اور ان کا کچھ بھی نہیں بگڑتا۔

نشے ابتداء میں سکون یا تحریک دیتے ہیں یا پھر درد ختم کرنے اور خیالات کو بدلنے کے کام آتے ہیں۔ ہر نشہ ان میں سے ایک یا ایک سے زیادہ خصوصیات کا حامل ہوتا ہے۔ شراب کی خاص خوبی ٹھہراؤ پیدا کرنا ہے جبکہ کوکین تحریک دینے اور ہیرون درد ختم کرنے میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتی۔ چرس خیالات اور نظریات ہماری مرضی کے مطابق بنا دیتی ہے لیکن یہ اثرات نارمل لوگوں پر ہوتے ہیں۔ نشے کی بیماری میں جسم پر نشے کا بہت غلط، گندرا اور زہریلا اثر ہونے لگتا ہے۔ نشے کی بیماری ایک جسمانی بیماری ہے، آپ کو یہ سن کر حیرت ہوگی کہ نفسیاتی عارضے اس جسمانی بیماری کے

نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔ نشے کی بیماری میں مقدار بڑھنے لگتی ہے۔ نشے کی مقدار نشہ استعمال کرنے والا خود نہیں بڑھاتا بلکہ مقدار خود بخود بڑھتی چلی جاتی ہے، بالکل ویسے ہی جیسے گرمیوں میں پیاس بڑھتی ہے، دراصل نشے کے مریض کی توجہ مقدار پر نہیں بلکہ اثر پر ہوتی ہے، جب تک اس کا نشہ پورا نہیں ہوتا وہ نشے کے پیچھے بھاگتا رہتا ہے۔

نوجوانوں میں بزرگوں کے اختیارات کو چیلنج کرنے کا معاملہ گزشتہ چند برسوں سے پوری شد و مد کے ساتھ ابھر رہا ہے۔ بعض نوجوان اختیارات کی جنگ میں والدین کو تہس نہس کئے جا رہے ہیں اور جب سے پاکستان میں نشے کی بیماری ایک وباء کی طرح پھیل رہی ہے، نوجوانوں کیلئے احساس گناہ نشے کی میلی چارڈ میں چھپا لینا آسان ہو گیا ہے۔ غیر قانونی حرکتیں اتنی عام ہو چکی ہیں کہ قانون اور انتظامیہ دونوں مذاق بن کر رہ گئے ہیں۔ 70 سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے، حکومت کے ایوانوں میں شراب و کباب اور بد اعمالیوں کے قصے سرکاری سطح پر ان قباحتوں کی ترویج کا باعث بنے ہیں۔

خیر حکومت کو کوسنے سے یہ معاملات آج تک نہیں سدھرے اس لئے ہم یہ معاملات سدھارنے کی ذمہ داری حکومت پر ڈالتے ہی نہیں۔ ہم یہ طے کر لیتے ہیں کہ والدین ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ دے کر جب بھرپور ساتھ دیں گے تو ان کی کامیابی میں کوئی شک نہیں رہے گا۔ ہر مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل ہوتا ہے۔ صرف دریافت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے!

کچھ رویے بہت عام ہیں جن میں ایک یہ ہے کہ والدین اپنے بچوں کی غلطیوں پر خود اپنی ذات کو الزام دینے لگتے ہیں کہ یہ ہمارے اپنے گناہوں اور غلطیوں کا نتیجہ ہے۔ یہ چیزیں ہمیں بروقت مناسب اقدامات کرنے سے روکتی ہیں۔ والدین کیلئے کچھ باتوں کا جاننا بہت ضروری ہے۔ انہی میں سے ایک اہم بات یہ ہے کہ بچوں میں بیماریاں والدین کے اعمال کے نتیجے میں نہیں آتی، بیماری آنے کا ایسا کوئی طریقہ کار ہی نہیں ہے، یہ چیزیں گھر سے باہر سیکھی جاتی ہیں۔ آپ کو وہ طریقہ کار سیکھنے ہونگے جن کی مدد سے آپ اپنے بچوں کو نئے سانچے میں ڈھال سکیں۔

لا عملی سے بدگمانی جنم لیتی ہے۔ اللہ سے ایسی توقعات نہیں رکھنی چاہئے کہ وہ آپ کو نشانہ بنا کر آپ کی طرف مسائل بھیجتا ہے۔ بیماری کو ویسے ہی لینا چاہئے جیسے کہ وہ ہے اور یہ بیماری گھر سے باہر ہوتی ہے۔ بچہ عموماً دوسروں کے کہنے پر نشہ کرتا ہے اور یہ بیماری اس کے جسم میں خامی آجانے سے پیدا ہوتی ہے۔ اگرچہ نشے کی بیماری کا ہو جانا ہی ایک سنگین مسئلہ ہے۔ یہ ایسے میں ایک اور نیا مسئلہ کھڑا کر لینا کہ یہ ہمارے اعمال کا نتیجہ ہے دانشمندی نہیں، یہ سوچ والدین میں اسی

لئے پیدا ہوتی ہے کہ بچے والدین کو یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ میرے ان رویوں کے ذمہ دار آپ ہیں اور ان کے ارد گرد موجود دوسرے لوگ بھی جب ایسی بات کرتے ہیں تو والدین اپنے آپ کو الزام دینے لگتے ہیں اور احساس گناہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور مریض کو خوش کرنے کی کوششوں میں لگ جاتے ہیں۔ ماہرین بتاتے ہیں کہ نشے کی بیماری نشہ کرنے والوں میں سے چند لوگوں کو ہوتی ہے اور یہ ان کے جسم میں ایک نا اہلی آجانے سے ہوتی ہے۔ نشہ شروع کرنے سے پہلے ان چند لوگوں کی نشاندہی نہیں ہو سکتی، نشے کی بیماری شروع ہونے کے بعد ہی اس امر کا پتہ چلتا ہے اور پھر بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے۔ شروع ہونے کے بعد پتا چلتا ہے کہ کچھ نشہ کرنے والوں کو کوئی نفسیاتی مسئلہ بھی ہوتا ہے جس کی وجہ سے بھی وہ نشے کی طرف راغب ہوتے ہیں۔ لیکن نشے کی بیماری نفسیاتی وجہ سے نہیں آتی۔

نشے کی بیماری میں اب مریض کو یا کسی اور کو قصور وار ٹھہرانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ نشے کی بیماری ایک جسمانی بیماری ہے جو نشے کے تجربات کرنے والوں میں سے کچھ کو ہوتی ہے۔ لیکن اس بیماری سے بحالی اب مریض اور اہل خانہ کی مشترکہ ذمہ داری بن جاتی ہے۔ مریض کی بہتری اور اہل خانہ کی بہتری آپس میں نتھی ہوتی ہے۔

زندگی میں اکثر اچھے لوگوں کے ساتھ بھی برے حالات پیش آتے رہتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ آپ کا کوئی قصور ہو۔ بہت سے معاملات میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہوتا لیکن اب ان معاملات کو خوش اسلوبی سے نبھانا ہماری ذمہ داری بن جاتی ہے۔ والدین کو اسے صرف ایک مسئلے کے طور پر ہی لینا چاہئے اور پھر اس سے نپٹنے کیلئے حکمت عملی ترتیب دینی چاہئے۔ اس سارے عمل میں انتہائی ضروری ہے کہ آپ پر امید رہتے ہوئے اپنی کوششیں جاری رکھیں۔ نشہ بازی کا جنون گھر گھر میں دھماکہ خیز مواد کی طرح پھٹ رہا ہے۔ نشے میں مدہوش ہونے والے نوجوانوں میں از خود ہوش کی توقع رکھنا محال ہے۔ جو قبائلیں صرف بڑے شہروں کا ”طرہ امتیاز“ ہوا کرتی تھیں وہ اب ذرائع مواصلات کے طفیل چھوٹے چھوٹے قصبوں میں بھی پھیل رہی ہیں۔ آج کے بچوں کی معصومیت چھن گئی ہے۔ جو باتیں پہلے نوجوان نہیں جانتے تھے اب بچے ان پر کھل کر بات کرتے ہیں۔ جتنی خبریں ہمارے آباؤ اجداد پوری زندگی میں نہیں سن پاتے تھے، آج کے نوجوان ایک ہفتے میں سن لیتے ہیں۔ آج کا نوجوان نیویارک میں ہونے والے واقعے سے اسی دن ”بدوہلی“ متاثر ہوتا ہے۔ نشہ اتنی آسانی سے دستیاب ہے کہ آپ کو کہیں دور نہیں جانا پڑتا اور نشے کا کالا دھندہ کون کرتے ہیں یہ کسے نہیں معلوم؟ کسی کو اچھا لگے یا براز مینی حقائق سے کسی کی رشتہ

داری نہیں ہوتی!

ایسا کوئی طریقہ نہیں ہے جس سے کسی کو وقت سے پہلے پتا چل جائے کہ کون سا بچہ بعد ازاں نشے کا شکار ہوگا اور کون سا راہ راست پر رہے گا؟ اسی لئے والدین کے رویوں کو ذمہ دار ٹھہرانا بحث برائے بحث ہے۔ نشے کی بیماری کا حل معاشرے کے دو غلے رویوں میں الجھا ہوا ہے۔ جب تک آپ اپنے خیالات کو پگھلا کرنے کا آمدا سانچوں میں نہیں ڈھالیں گے تب تک آپ بے جان بُت ہی تراشتے رہیں گے۔

اخبارات، سوشل میڈیا اور ٹیلی ویژن کا معاشرے میں ایک اہم کردار ہوتا ہے۔ یہ معلومات کا خزانہ ہیں لیکن ہمارے یہاں جس طرح یہ تشدد کا پرچار کرتے ہیں، پولیس کو بد معاش قرار دیتے اور والدین کے سامنے گن گرج کے ساتھ تقریریں کرنے والوں کو ہیرو ثابت کرتے ہیں تو ایسی صورت حال میں نوجوانوں کیلئے بہت مشکل ہو جاتا ہے کہ وہ میڈیا سے کچھ اچھے نتائج بھی اخذ کریں۔

ٹیلی ویژن ہماری رسم و رواج اور ثقافت میں راتوں رات تبدیلیاں لا رہا ہے۔ جس دن سے ہم نے ٹیلی ویژن میں خلا بازوں کو چاند پر چلتے ہوئے دیکھا ہے اسی دن سے چاند کی بڑھیا کے چرنے کا سوت الجھ کر رہ گیا ہے۔ ہمارے ہاں جہاں ایک طرف ٹیلی ویژن چینلز کی کوئی کمی نہیں جو برائے راست نشے کی ترغیب دیتے ہیں جیسے کے ایم ٹی وی، ایچ ٹی وی اور سٹار موویز وغیرہ تو دوسری طرف ایسے چینلز بھی ہیں جو نشے کے خلاف آگاہی میں ہر اول دستے کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ جیسے جیو، اے ٹی وی، نیو، اے آر وائی ڈیجیٹل اور انڈس چینلز وغیرہ۔ فیس بک پر ویلینگ ویز کی لائیو نشریات معاشرے میں نشے کے خلاف انقلاب برپا کر رہی ہیں۔

سماٹ فون نے دنیا بدل کر رکھ دی ہے ہر ایچا مخصوص اثرات لے کر آتی ہے، سارا منظر بدل جاتا ہے! ایک گھر کے اندر رہنے والا کنبہ اپنے ارد گرد کے معاشرے سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ویسے آپ سمجھتے ہیں کہ آپ دنیا سے الگ ذرا خاص قسم کے لوگ ہیں۔ اور صرف آپ کے نظریات ہی درست ہیں ذرا سوچیں کہ دنیا میں اربوں لوگ جب ایسا ہی سوچتے ہیں، تو کتنا عجیب لگتا ہے؟ حقیقت میں کتنے لوگوں کے نظریات حتمی طور پر درست ہونگے؟ یہاں میں ایک خاص نکتے کی نشاندہی کرتا چلوں کہ عموماً آپ اپنے مریض کو نشے پر لعن طعن کرتے ہیں لیکن دل میں آپ سوچتے ہیں کہیں مریض کے نشے کے ذمہ دار خود آپ تو نہیں؟ دوسری طرف آپ چوبیس گھنٹے مریض کو نشے سے دور رکھنے کی کوششیں کرتے ہیں لیکن مناسب منصوبہ بندی کی بغیر! "سچی

محبت" کا پیغام ہے کہ مریض کے نشہ کرنے کی وجہ تلاش کرنا چھوڑ دیں، اس کے بجائے مریض کی بحالی میں اپنا خاص اور اصلی کردار تلاش کریں، وہ کردار جس سے پہلو تہی تباہ کن ہوگی۔ نشے کی جڑیں معاشرے میں ہوتی ہیں اور وہیں سے نشوونما ملتی ہیں۔ جب وہ نشے کی بیماری میں پھنستا ہے تو یہ اس کی بد قسمتی کا شاخسانہ ہوتا ہے کہ نشہ کرنے والوں میں سے قریباً 10% جسمانی نظام کی خرابی کے باعث اس بیماری میں پھنس جاتے ہیں۔ والدین کی حیثیت سے اس میں آپ کا قصور نہیں نظر آتا، آپ نے ایسا کچھ نہیں کیا جس سے وہ نشے کی بیماری میں مبتلا ہوتا، تاہم جب وہ نشہ کرتا ہے تو آپ بھی متاثر ہوتے ہیں۔ نشے سے بحالی اس لئے بھی آپ کی ذمہ داری ہے کیونکہ آپ فطرت کی طرف سے اس کے ساتھ ایک اٹوٹ رشتے میں جکڑے ہوئے ہیں۔